



سوال

(499) جسے معلوم نہ ہو کہ اس گوشت پر اللہ کا نام لیا گیا تھا یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب ہمارے سامنے کھانے کیلئے گوشت پیش کیا جائے اور ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا تھا یا نہیں تو ہم اس وقت کیا کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے :

«ان فتا یا فتا بالعلم، لا تدیری؛ اذکر انتم اللہ علیہ ام لا؟ فقال: «ستواعلیٰ انتم وعلوہ» قالت: وکانوا حدیثی عندی بالفخر» (صحیح بخاری)

’کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کہا ہمارے پاس کچھ لوگ گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں نہیں معلوم کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خود نام لے لیا کرو اور اسے کھا لیا کرو۔ حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوتے تھے۔‘

اس طرح کے لوگوں پر فرعی اور دقیق احکام مخفی ہوتے ہیں کیونکہ انہیں صرف وہی شخص جان سکتا ہے جو مسلمانوں کے درمیان رہتا ہو۔ اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ان سوال کرنے والوں کی رہنمائی فرمائی کہ تم خود اللہ کا نام لے لو اور کھا لو یعنی کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور اسے کھا لو۔

اور تمہارے علاوہ ان دیگر لوگوں کا فعل جن کا تصرف صحیح ہے۔ صحت پر معمول کیا جائیگا اس کے بارے میں سوال نہیں کیا جائیگا کیونکہ یہ تکلف اور غلو شمار ہوگا اور اگر ہم اس قسم کے سوال شروع کر دیں تو اپنے آپ کو بہت تکلیف میں مبتلا کر دیں گے کیونکہ پھر تو ہمارے سامنے پیش کئے جانے والے ہر کھانے کے بارے میں یہ احتمال ہوگا کہ شاید یہ جائز نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی اور اسے آپ کے سامنے پیش کیا اس کا یہ کھانا غضب شدہ یا مسروقہ ہو یا ممکن ہے کہ اس کی جو قیمت ادا کی گئی ہو وہ حرام ہو۔ گوشت کی صورت میں احتمال ہے کہ اسے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ الغرض! اس طرح کے کئی شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے پسپے بندوں پر رحمت کے پیش نظریہ قرار دیا ہے کہ فعل جب اپنے اہل سے صادر ہو تو بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسے اسی طرح سرانجام دیا گیا ہو جس سے انسان بری الذمہ ہو جاتا ہے لہذا اس صورت میں کھانا وغیرہ کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 458

محدث فتویٰ